التفسیر مجلس تفسیر، کراچی جلد:۲ شمارہ:۲۰، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

تبصرہ کتب" مطالعاتِ قرآن"

از:۔ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی / ڈاکٹر محمد شکیل صدیقی

اسے نیرنگ زمانہ کہا جائے یا مشیت الٰہی کہ خطۂ برعظیم پاک و ہند میں جب اللہ کے کلام و پیغام، یعنی قرآن کے مطالب کو عام و فہم کرنے کی کوشش کی گئی تو بعض کوتاہ اندیشوں نے اس کی شدید مخالفت اور مزاحمت کی اور اس کی راہ میں رکاوٹ بن گئے، ہماری مراد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پہلے فارسی ترجمہ' قرآن مجید (فتح الرحمٰن) کی اشاعت کی مخالفت سے ہے[۱] شاہ صاحب کی اس نیک اور بابرکت کوشش کو فتنہ پروری و بدعت اور گمراہی سے تعبیر کیا[۲] لیکن شاہ صاحب نے استقامت اور عزیمت کا راستہ اختیار کیا انہوں نے برعظیم میں قرآن سے لاتعلق اور لاعلمی کے جمود کو توڑا اور قرآن فہمی کو ایک تحریک کی شکل دی شاہ صاحب نے ترجمہ قرآن مجید کے علاوہ دیگر علوم قرآنی پر رسالے اور کتابیں تحریر کرنے کے ساتھ درس قرآن کو وعظ و تلقین کا محور و مرکز بنایا[۳]۔ شاہ صاحب کی قرآن فہمی کی عوامی تحریک کو ان کے فرزندوں شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد القادر نے اردو زبان میں لفظی اور بامحاورہ ترجمے سے اس طرح آگے بڑھایا کہ ہندوستان کے مسلمانوں اور ان کے گھرانوں میں تلاوت کے ساتھ ترجمہ قرآن کریم پڑھنے کا رواج عام ہوگیا۔[۴] شاہ صاحب اور ان کے فرزندوں کا شمار بلاشبہ ان مسلم مفکرین اور مفسرین میں کیا جانا چاہیے جنہوں نے برعظیم میں قرآن سے متعلق لاعلمی و لاتعلقی کے صدیوں پر محیط جمود کو توڑ کر مسلمانوں میں قرآنی تعلیمات سے براہ راست استفادہ کے ذوق کو عام کیا۔[۵] یہاں ہی ابتدائی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج برِاعظم پاک و ہند کے مسلمانوں اور ان کے گھرانوں میں قرآن سے رجوع اور تعلق میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ اضافہ کثیر الجہتی ہے اس کی ایک جہت تو یہ ہے کہ علمائے کرام اور دانشوروں نے قرآن کے ترجمہ اور تفاسیروں کے ساتھ دیگر علوم قرآنی، علم کتابت، تجوید و قرأت، تدوین قرآن ترتیب اور نزول قرآن، علم معانی اور علم اعجاز پر مضامین مقالے اور رسالے و کتابیں لکھیں نیز قرآن کی تعلیم و تدریس کے جدید ادارے قائم کیے دوسری جانب اجتماعی طور پر بر سطح پر عوام الناس میں قرآن سے شغف و تعلق میں اضافے کے لیے دروس قرآن کی مجالس و اجتماعات کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے جس میں ایک وقت میں ہزاروں لاکھوں لوگ شریک ہوتے ہیں۔ انفرادی سطح پر حفظ قرآن کے ذوق و شوق کے رجحان میں بھی غیر معمولی اور حیران کن حد تک اضافہ ہوا ہے اب صرف غریب اور مفلوک الحال خاندان کے بچے ہی قرآن حفظ نہیں کر رہے بلکہ امراء و خوشحال اور جدید تعلیم یافتہ گھرانوں میں بھی حفظ قرآن کا رواج عام ہوا ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ ستر کی دہائی تک رمضان المبارک میں صلوۃ تراویح کے لیے حفاظ آسانی سے نہیں ملتے تھے میرے والد محلے کی ایک مسجد کے منتظمین میں شامل تھے جب رمضان قریب آتا تو مسجد کے صدر اور میرے والد حافظ قرآن کی تلاش میں فکرمند ہو جاتے اور بہ مشکل ایک ادھیڑ عمر حافظ قرآن کو ایک دور دراز علاقے سے

تراویح کے لیے لایا جاتا تھا لیکن آج کیفیت یہ ہے کہ ایک مسجد میں کئی کئی صلوۃ تراویح میں حفاظ قرآن سنانے کے باوجود باقی رہ جاتے ہیں تو وہ گھروں، پارکوں اور شادی ہالوں میں صلوۃ تراویح کا اہتمام کرتے ہیں۔[۶]

قرآن فہمی کی تحریک کا ایک اور پہلو بھی ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اب قرآن کو محض خیر و برکت کے لیے پڑھی جانے والی کتاب نہیں سمجھا جاتا بلکہ قرآن کو جملہ انسانی امور و مسائل کا حل اور دنیا و آخرت میں نجات اور تعلق باللہ کا ذریعہ تسلیم کر لیا گیا ہے، قرآن کریم کی روشنی میں سیاسی و اقتصادی اور سائنسی و سماجی مسائل کے حل بھی دریافت کیے جا رہے ہیں اہل قلم اور دانشور اپنے عمیق مطالعہ و تحقیق کے نتیجے میں مذکورہ علوم و موضوعات کا قرآن سے تعلق بھی ثابت کر رہے ہیں قرآن فہمی کی اس تحریک اور لہر کو ہم نیرنگ زمانہ نہیں بلکہ مشیت الٰہی سے تعبیر کریں گے جس کا ہم نے ابتداء میں ذکر کیا ہے۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں عصری مسائل و موضوعات پر مقالات و مضامین اور کتابیں لکھی جا رہی ہیں ان ہی کتابوں میں ایک کتاب "قرآنی تعلیمات" ہے۔

"قرآنی تعلیمات" ہندوستان کی تاریخی درسگاہ علیگڑھ یونیورسٹی کے معروف اسکالر اور شعبہ عربی کے صدر نشین استاذ الاساتذہ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی کے ☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تاریخ، جامعہ کراچی، 11 مقالات کا مجموعہ ہے۔

اغلب یہ ہے کہ مختلف اوقات میں اشاعت کے بعد مدون و مرتب کر کے کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے تاکہ یہ مقالات استداد زمانے کے دست و برد سے محفوظ اور تشنگان علم کی تسکین کا ذریعہ بن جائے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر کتاب کا موضوع قرآن مجید فرقان حمید ہے اور مختلف النوع موضاعات قرآنی میں قرآن کریم کی خصوصیات، اصطلاحات اور علوم کو مقالات میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

"مطالعات قرآن" پاکستان اور ہندوستان میں بیک وقت شائع ہو چکی ہے، ہندوستان میں یہ کتاب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے جبکہ پاکستان میں "اپنا ادارہ" منصور منزل ۴۲، اردو بازار لاہور نے شائع کیا ہے کتاب مجلد اور اعلیٰ طباعتی معیار کی حامل ہے، ۲۵۶ صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت محض ۱۸۰ روپے (پاکستانی) ہے۔

(۲)

"مطالعات قرآن" کے فاضل مصنف استاذ الاساتذہ برعظیم پاک و ہند کے علمی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں، ہندوستان کی تاریخی درسگاہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے استاد اور صدر نشین ہیں، جدید عربی ادب، دلچسپی اور تخصص کا علمی و تحقیقی میدان ہے، پی ایچ ڈی مقالہ بھی اسی موضوع سے متعلق بعنوان Development of Essay writing in Eygpt (1857-1950) رقم کیا۔ ڈاکٹر اصلاحی صاحب کی ربع صدی سے زیادہ عرصہ پر محیط علمی و تحقیقی خدمات کا نتیجہ ہے کہ اب تک بیس سے زیادہ تصانیف منصہ شہود پر آ چکی ہیں قومی و بین الاقوامی شہرت کے حامل جرائد میں علمی و تحقیقی مقالات و مضامین کی تعداد تین ہندسوں سے بڑھ کر چار ہندسوں تک پہنچ چکی ہے۔ قومی اور بین الاقوامی مذاکروں، سیمناروں اور کانفرنسوں میں شرکت کی تعداد بھی دو سو سے زیادہ ہے۔

ڈاکٹر اصلاحی صاحب کے زیر نگرانی درجن بھر سے زیادہ طلباء ایم فل اور پی ایچ ڈی اسناد حاصل کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پاکستان کے علمی حلقوں میں بھی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہے بلکہ پاکستان ظاہری اور معنوی اعتبار سے ان کا دوسرا گھر ہے، پاکستان میں ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں تمغۂ نقوش ایوارڈ سے نوازا گیا ہے وہ پاکستانی جامعات کے مختلف علمی جرائد کے ادارتی بورڈ کے رکن اور ماہانہ تہذیب الاخلاق علیگڑھ کے مدیر بھی ہیں۔

(۳)

عالمانہ مقدمہ سمیت دس مقالات پر مشتمل کتاب کو بلحاظ موضوع چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (یہ تقسیم خود فاضل مصنف کی قائم کردہ ہے) کتاب کی نوعیت، مواد اور متعلقات کا اندازہ ذیل میں پیش کی گئی تقسیم سے کیا جا سکتا ہے۔

1۔ پہلا حصہ چار مقالات پر مشتمل ہے۔

(الف) قرآن کے چند خصائص اور ان سے استفادہ

(ب) قرآن کریم میں زمین کا ذکر

(ج) قرآنی اصطلاح "فساد فی الارض" ایک جائزہ

(د) پانی قرآن کریم اور سائنس کی رو سے۔

2۔ دوسرا حصہ دو مقالات پر مشتمل ہے۔

(الف) تفسیر سرسید میں لغوی تحقیق

(ب) تفسیر سرسید میں کلام عرب

3۔ تیسرا حصہ میں تین مقالات شامل ہیں۔

(الف) تفسیر تدبر قرآن اور تفسیر ماجدی ایک موازنہ

(ب) تدبر قرآن اور تفہیم القرآن سے چند تراجم آیات کا موازنہ

(ج) تدبر قرآن میں عدل و قسط کا مفہوم

4۔ چوتھے حصے میں

۔ڈاکٹر حمید اللہ کی قرآنی خدمات پر مشتمل ہے۔

(۴)

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے جو فرشتہ جبریلؑ کے ذریعے نبی آخر الزمان محمد ﷺ پر نازل ہوا۔[۱۱] ..... یہ کلام اُس ذات باری تعالیٰ کا کلام ہے جو اس عظیم الشان کائنات کا خالق و مالک اور کائنات کی سب سے افضل مخلوق یعنی انسانوں کا رب ہے تو کیا ایسے خالق و مالک اور رب العالمین کا کلام کوئی عام کلام ہو سکتا ہے؟ اور کلام الٰہی پر مشتمل کتاب، کتاب اللہ، قرآن مجید عام کتاب ہو سکتی ہے؟ اور کتاب کے الفاظ و معنی و مطالب و مفاہیم اور فرامین و احکام عام ہو سکتے ہیں؟ ایک ذی شعور انسان کے نزدیک یقیناً ان

سوالوں کا جواب نفی میں ہو گا۔ کتاب میں، قرآن مجید کی یہی وہ ندرت و انفرادیت اور خصوصیت ہے جو دنیا کی تمام کتابوں میں ممتاز اور منفرد حیثیت کی حامل ہے آج ۱۴ سو سال سے زیادہ کا زمانہ بیت گیا ہے مگر قرآن مجید زماں و مکاں کے غیر معمولی تغیر و تبدل کے باوجود ہدایت و رہنمائی کا مینارہ اور علوم و معارف کا خزینہ اور منبع و سرچشمہ ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے خود اس کی تعظیم و تکریم اور ادب و احترام کا حکم دیا ہے۔

"یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے، یہ ایک محفوظ کتاب میں ثبت، جسے مطہرین کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا۔ یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے پھر کیا تم اس کلام کے ساتھ بے اعتنائی برتتے ہو۔"[۱۲] ..... اور یہ کہ:

"جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو شاید کہ تم پر رحمت ہو جائے۔"[۱۳]

کلام الٰہی، قرآن مجید کے بے پایاں فضائل و خصوصیات کے ساتھ اس کے الفاظ و معنی کی گہرائی و گیرائی اس میں پوشیدہ بے شمار اسرار و رموز، عجائبات اور انکشافات طالبان علم و فن کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز رہے ہیں یہ شرف و اعزاز ڈاکٹر اصلاحی صاحب کو بھی حاصل ہوا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے طالبان علم و فن کی حیثیت سے مقالات کا یہ مجموعہ "مطالعات قرآن" مدون و مرتب کر کے پیش کیا ہے۔

ہم نے سطور بالا میں قرآن کریم کی ترویج و تفہیم کے لیے کی جانی والی کاوشوں، زیر نظر کتاب اور اس کے فاضل مصنف کے بارے میں کچھ منتشر، غیر مربوط اور اولیٰ معلومات پیش کی ہیں، دراصل کتاب کے پہلے مقالے "قرآن کے چند خصائص اور اس سے استفادہ کی شرائط" کا مطالعہ پوری کتاب کے مطالعہ کی وجہ بن گئی، ہم نے چاہا کہ قرآن اور علوم قرآن سے دلچسپی رکھنے والے "التفسیر" کے قارئین تک اس کتاب کو متعارف کرادیں..... چنانچہ ذیل میں "مطالعات قرآن" میں موجودہ مقالات کا ایک اجمالی تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

☆ قرآن کے خصائص اور اس سے استفادہ: اس مقالے میں قرآن کی روشنی میں اس کی بلاغت و فصاحت، اس کی صداقت و حقانیت، اس کی اثر آفرینی کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کی صفات مقدسہ مثلاً کتاب ہدایت، مومنین کے لیے بشارت، ذکریٰ، رحمت و تحریفات سے پاک خصوصیات کا کلام الٰہی کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے اس مقالے کی ایک اہمیت یہ ہے کہ قرآن پاک کی خصوصیات بیان کرنے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس سے استفادہ کی شرائط تدابیر اور تراکیب بھی بتائی ہیں استفادہ کی شرائط یہ ہیں، تفکر و تدبر، نیک ارادہ و نیت، قرآن کا مطالعہ کسی خاص مقصد، انفرادی یا گروہی نظریات اور مسلک کی تائید و تردید کے بجائے تمام تعصبات سے بالاتر ہو کر یکسوئی اور حقیقی طلب کے ساتھ کیا جائے۔[۱۴] قرآن کریم کو تزکیہ نفس و تطہیر قلب اور تلاش حق کے ساتھ عجز و فروتنی کے ساتھ اس طرح کیا جائے کہ اسے ہدایت و رہنمائی کے حصول اور ذہنی، قلبی اور نفسانی آلودگی و آلائش اور کجی سے نجات کا ذریعہ سمجھ کر پڑھا جائے اور سب سے بڑھ کر بندہ مومن خود کو قرآن کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔[۱۵]

ڈاکٹر اصلاحی صاحب نے اس مقالے کے آخر میں "نظم قرآن" جو قرآن فہمی کے باب میں کلید کی حیثیت رکھتی ہے۔

کے موضوع پر مولانا حمید الدین فراہی کے افکار عالیہ پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

☆۔ قرآن کریم میں زمین کا ذکر: اس مقالے میں زمین سے متعلق کم وبیش اٹھائیس ذیلی عنوانات کو آیات ربانی کی روشنی میں بیان کیا گیا جبکہ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کے مطابق قرآن کریم میں "ارض" یعنی زمین کا لفظ مختلف آیات میں چار سو اکسٹھ بار آیا ہے چند ذیلی عنوانات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قرآن میں زمین سے متعلق آیات کی نوعیت کیا ہے مثلاً خلقت زمین، زمین اللہ کی ملکیت ہے، زمین پر اللہ کی گرفت، زمین اور ولایت الٰہی، زمین کی سیر، زمین اور تکبیر، زمین اور عذاب الٰہی، زمین اور اس میں زندگی کی واپسی، زمین اور خلافت، زمین اور فساد اور زمین وقیامت وغیرہ۔۱۶

قرآن کے ایک نقطے کے متعلق موضوعات کو یکجا کر کے غور وفکر کا سامان مہیا کیا گیا ڈاکٹر صاحب نے بجا طور پر اس مقالے میں یہ توجہ بھی دلائی ہے کہ زمین سے متعلقہ آیات کریمہ کے سائنسی نکات پر بھی غور کیا جائے۔

☆ قرآنی اصطلاح فساد فی الارض: مذکورہ مقالے میں قرآنی اصطلاح "فساد فی الارض" کا جائزہ لیتے ہوئے فساد کے معنی، مفہوم اور اس کے مضمرات کی نشاندہی کی ہے موجودہ عالمی حالات میں فساد فی الارض کی مختلف نوعیتوں کی نشاندہی کی ہے جس میں ہر طرح کی آلودگی، دہشت گردی، پانی کی آلودگی، سیاست، تجارت اور تجارت پر چند مخصوص لوگوں کا قبضہ کو فساد فی الارض کی ایک شکل قرار دیا، جدید میڈیا کی عریانی اور بے حیائی کو بھی فساد فی الارض میں شمار کیا ہے ڈاکٹر صاحب نے فساد فی الارض پر محض ناصحانہ اسلوب اختیار نہیں کیا بلکہ اس کے خلاف مزاحمت اور عمل پر بھی ابھارتے ہوئے فرمایا ہے کہ طاغوتی نظام کی اپنی بساط کی حد تک مخالفت کی جائے فساد فی الارض کے علمبرداروں کے سد باب کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کیا جائے۔۱۷

☆ پانی قرآن کریم اور سائنس کی رو سے: یہ پہلے حصے کا چوتھا مقالہ ہے ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ مقالے میں انسانی زندگی کے لیے پانی کی ضرورت اور افادیت کا جائزہ لیا ہے اور قرآن کے مطابق تمام اشیاء کی زندگی ابتداء پانی سے ہوئی ہے ڈاکٹر صاحب نے قرآن کریم میں تریسٹھ مقامات پر پانی کے حوالوں کی نشاندہی کی ہے ۱۸اس مقالہ کی خصوصیت جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے قرآن اور سائنس کا موازنہ کرنے کے بجائے سائنسی نظریات کو قرآن کی روشنی میں مطالعہ کی جانب متوجہ کیا ہے۔۱۹

ڈاکٹر اصلاحی صاحب کے دو مقالے سرسید احمد خان کی تفسیر بعنوان "تفسیر سرسید میں لغوی تحقیق" اور "تفسیر سرسید میں کلام عرب" کے بارے میں ہیں، سرسید اپنی دینی وسیاسی اور علمی خدمات کے باوجود اپنے افکار ونظریات کے باعث ایک متنازعہ شخصیت ہیں لیکن علوم القرآن میں ان کے فکری جولانی دینی طبقے میں سخت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے، ڈاکٹر صاحب نے اپنے مقالے میں سرسید کی تفسیر، تفسیر القرآن کے ایسے موضوع ومباحث کا انتخاب کیا ہے جسے علوم قرآن میں "مفردات القرآن" کے موضوع میں شامل کیا جاتا ہے، ڈاکٹر صاحب نے اپنے مقالے میں تفسیر سرسید سے آٹھ مفردات کا انتخاب کر کے ان کا تجزیہ وتبصرہ کیا۔ ان میں قرآن مجید کی سورتوں کو "سورہ" کیوں کہا جاتا ہے اس کی وضاحت کی ہے۔۲۰

سورہ الحاقہ کی آیت ۱۷ میں "حمل" سورہ یوسف کی آیت ۲۶ میں "شاہد"، آیت ۴۴ میں "حلم بھا" آیت ۵۹ میں "ولاحت عنہاہ"، سورہ بقرہ کی آیت ۵۲ میں "موت" اور آیت ۵۹ میں "بدل" پر روشنی ڈالی ہے ڈاکٹر صاحب نے الفاظ کی

لغوی کی تحقیق کو سرسید کی تفسیر کی ایک بڑی خوبی قرار دیتے ہوئے اس کی معنویت کی توضیح کی نشاندہی بھی کی ہے ۲۱جس کے مطابق کلام اللہ میں تفکر وتدبر، علوم قرآن پر قدرت اور قرآن کی تقلید جامد سے احتراز کیا جائے ڈاکٹر اصلاحی صاحب فرماتے ہیں کہ تردید معجزات سے ہٹ کر دیکھا جائے تو یہ غیر معمولی اہمیت وافادیت کی حامل ہے ۲۲دوسرے مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے سرسید کی تفسیر میں عربی زبان وادب سے استشہاد اور استدلال کی نشاندہی کی ہے..... مذکورہ بالا دونوں مقالوں میں ڈاکٹر صاحب نے تفسیر سرسید کے محاسن کا جس علمی مہارت سے جائزہ لیا ہے اس کی روشنی میں وہ ایک بڑے صاحب اسلوب فن نقاد کے مقام پر نظر آتے ہیں۔

تیسرے حصے کے تین مقالات کی نوعیت تقابلی مطالعہ (Comprative Study) کی ہے یہ تحقیق کا قدرے ایک مشکل میدان ہے تاہم ڈاکٹر صاحب نے اس میدان میں اپنی علمی مہارت کے جوہر پوری آب وتاب اور علمی عظمت وشان کے ساتھ دکھائے ہیں انہوں نے مولانا حمید الدین فراہی کی تفسیر نظام القرآن اور مولانا عبد الماجد کی تفسیر ماجدی کا تقابل کیا ہے یہ کثیر الموضوعاتی مطالعہ فن تنقید وتقابل کا شاہکار ہے اور اس میں ہم جیسے فن تحقیق نو واردوں کے لیے سیکھنے کا بڑا سامان ہے اسی حصے کے دوسرے مقالے میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تفسیر، تفہیم القرآن اور مولانا امین احسن اصلاحی تدبر قرآن کے منتخب تراجم کا موازنہ کیا ہے ڈاکٹر صاحب نے تفہیم القرآن اور تدبر قرآن کو دنیائے تفاسیر کی ممتاز مرتبہ کی حامل تفسیر قرار دیتے ہوئے تبصرہ کیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ:

"تدبر قرآن تو اپنے نظریہ نظم قرآن کی رو سے دنیا کی واحد تفسیر ہے، تفہیم ایک عام قری کے لیے اور تدبر ان لوگوں کے لیے ہے جو قرآن کا تفکر وتدبر کی رو سے مطالعہ کرنے کے خواہاں ہیں" ۲۳

اسی جزو کا تیسرا مقالہ "تدبر قرآن میں عدل وقسط کا مفہوم" بظاہر اپنے موضوع کے اعتبار سے تو متعین اور مخصوص ہے لیکن وسعت اور کثرت کے مفہوم کے اعتبار سے نہایت وسیع ہے اس مقالے میں جو مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر تدبر قرآن میں عدل وقسط سے متعلق آیات کا موضوعاتی بنیادوں پر جائزہ لیا ہے جسے عدل اور ملت اسلامیہ، ناپ اور تول میں عدل، بچوں کے معاملات میں عدل اور ازدواجی ومعاشرتی زندگی میں عدل کے عنوان شامل ہیں۔۲۴

آخری مقالہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کی قرآنی خدمات پر مشتمل ہے اس مقالے میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی مختصر مگر نہایت جامع سوانحی اور علمی وتصنیفی خدمات، قرآن پاک کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ (دنیا کی ۷۷ زبانوں میں شائع ہو چکے) "القرآن فی کل لسان" (قرآن کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ہونے والے تراجم) مصحف عثمانؓ، تدوین قرآن، غلامی اور قرآن، بادشاہت اور قرآن، ام القریٰ، قرآن کریم اور گوتم بدھ کے موضاعات پر ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

"مطالعات قرآن" فہم قرآن اور علوم قرآن کی اردو زبان کے تحریری سرمایہ میں ایک بیش قیمت اضافہ ہے ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی صاحب اس علمی کاوش اور محنت کے لیے تمام دینی وعلمی حلقوں اور بالخصوص ان لوگوں کی جانب سے جو قرآن کو بطور دستور ومنشور زندگی کے ہر شعبہ میں جاری وساری کرنا چاہتے ہیں تحسین وسپاس کے مستحق ہیں۔

حوالے وحواشی

۱۔ شاہ صاحب نے فتح الرحمن کے ترجمہ کا آغاز حجاز مقدس سے واپسی پر ۱۰ ذی الحجہ ۱۱۵۰ھ کو شروع کیا اور ۱۱۵۱ھ میں مکمل کیا، ندوی، ابوالحسن سید مولانا،

تاریخ دعوت وعزیمت، مجلس نشریات، کراچی۔ ١٩٨٣ء ج ۵ ص ١٣١

٢۔ ہندوستان میں اس رجحان کی وجہ بھی معاصر کو قرار دیا گیا ہے جن کا خیال تھا کہ قرآن ایک مخصوص طبقہ کے مطالعہ، غور وفکر اور فہم وتفہیم کی کتاب ہے اس کے لیے ایک درجن سے زیادہ علوم جاننے کی شرط ہے اس کے بغیر قرآن کی عوام الناس تک ترجمہ یا تفسیر کے ذریعے رسائی ایک سخت خطرناک اور بڑی گمراہی اور فتنہ کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے اس رجحان سے عوام میں ذہنی انتشار، خود رائی اور علماء سے بے نیازی بلکہ بغاوت اور سرکشی دعوت دیتا ہے۔ ایضاً ج ۵ ص ١٣٢

٣۔ شاہ صاحب نے قرآن مجید کے علاوہ دیگر علوم قرآنی پر بھی کتابیں اور رسالے لکھے ان میں فن ترجمہ کے اصول پر ایک رسالہ اور تفسیر کے اصول وقواعد پر شہرۂ آفاق تصنیف "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" بھی لکھی۔ ایضاً ج ۵ ص ١٥٠

۴۔ "مدرسہ رحیمیہ" (دہلی) قرآن وسنت کے تدریس ودرس وتعلیم کا وہ مرکز تھا جس سے خواص وعوام فیض حاصل کرتے خاندان ولی اللہ نے درس قرآن کا یہ سلسلہ نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک جاری رکھا۔ ایضاً ج ۵ ص ١٥٠

۵۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی، شاہ عبدالقادر کے بامحاورہ ترجمہ قرآن اور ان کے برادر بزرگ شاہ رفیع اللہ ترجمہ تحت اللفظ کی پذیرائی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "یہ دونوں ترجمے مسلمانوں کے گھروں میں ایسے عام ہوئے اور قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ اس کے پڑھنے کا ایسا رواج ہوا کہ جس کی مثال کسی دوسری دینی کتاب کے بارے میں نہیں مل سکتی، جہاں تک اصلاح عقائد اور عقیدہ توحید کی اشاعت کا تعلق ہے، ان دونوں ترجموں سے فائدہ اٹھانے والوں کی کوئی تعداد بیان نہیں کی جاسکتی کہ وہ لاکھوں سے متجاوز ہوگی، حقیقت میں کوئی اسلامی حکومت بھی اپنے وسائل کے ساتھ دعوت واصلاح کا اتنا بڑا کام انجام نہیں دے سکتی جو ان تین ترجموں نے کیا۔ ایضاً ج ۵ ص ١٣٩

٦۔ مسعود، محمد خالد، اٹھارویں صدی عیسوی میں برصغیر میں اسلامی فکر کے رہنما، شاہ رفیع الدین دہلوی از سید ازکیا ہاشمی، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ٢٠٠۵ء، ص ٢٤٧

٧۔ قیام پاکستان کے بعد قرآن فہمی کے رجحان کو پاکستان کی ایک دینی وسیاسی جماعت، جماعت اسلامی نے فروغ دیا اس جماعت کے بانی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر "تفہیم القرآن" عوام وخواص میں بہت مقبول ہے تیز یہ کہ اسی جماعت نے محلے اور بستیوں میں درس قرآن کے اجتماعات کے انعقاد کا سلسلہ شروع کیا، قرآن کے حوالے سے جماعت اسلامی کی دعوتی وتبلیغی سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہوا ہے قرآن انسٹی ٹیوٹ قائم کیے جارہے ہیں اور قرآن کلاسسز کے عنوان سے قرآن فہمی کے ایک، تین، پانچ اور سات روزہ عوامی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جس میں شرکاء کی تعداد لاکھ تک اور اوسط حاضری ہزاروں تک ہوتی ہے جماعت اسلامی کے علاوہ بھی دیگر تنظیمیں اور جماعتیں بھی قرآن فہمی کے فروغ میں سرگرم عمل ہیں اس حوالے سے ڈاکٹر اسرار احمد کی انجمن خدام القرآن کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

٨۔ اس کیفیت کا نظارہ ماہ صیام میں پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں کیا جاسکتا ہے۔

٩۔ http: Issi.amu.in/empev/12.3 pdf

١٠۔ دیکھیے، اصلاحی، ابوسفیان، مطالعات قرآن، اپنا ادارہ، اردو بازار، لاہور، ٢٠٠٦ء، ص ٨۔٩

١١۔ قرآن کی اصطلاحی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے

المنزل علی الرسول المکتوب فی المصاحف المنقول الینا نقلا متواتر بلا شبہ ترجمہ: جو رسول پر نازل ہوا وضاحت میں لکھا گیا ہے بغیر کسی شبہ متواتر منقول ہے۔ حسن الدین احمد، ڈاکٹر، احسن البیان فی علوم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، ١٩٩٣ء، ص ٩

١٢۔ الواقعہ: ٧٧تا٨١ ١٣۔ الاعراف: ٢٠٣ ١٤۔ ایضاً ص ٢٣ ١۵۔ ایضاً ص ٢٤ ١٦۔ ایضاً ص ۵٦
١٧۔ ایضاً ص ١٢٩ ١٨۔ ایضاً ص ١٣٢ ١٩۔ ایضاً ص ١٣١ ٢٠۔ ایضاً ص ١٣٨ ٢١۔ ایضاً ص ١۵٢
٢٢۔ ایضاً ص ١۵٢ ٢٣۔ ایضاً ص ٢٠٠ ٢٤۔ ایضاً ص ٢٢٢

خواتین کے عصری مسائل پر مشتمل

ڈاکٹر شکیل اوج

کی اہم کتاب

نسائیات

(چند فکری ونظری مباحث)

شائع ہوگئی ہے

اس کتاب کے مضامین ومقالات کے عنوانات یہ ہیں

(١) نکاح وطلاق میں زوجین کے حقوق کا تعین، (٢) کم سنی کی شادی، بچوں سے زیادتی
(٣) پسند کی شادی، ایک سماجی ضرورت، (۴) جہیز، ایک معاشرتی بوجھ، (۵) تعدد ازدواج کے قرآنی دلائل
(٦) کیا مسیار میرج جائز ہے؟، (٧) بیواؤں کی شادی کا مسئلہ، (٨) زوج اور سوت، دو متقابل اصطلاحیں
(٩) محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح، (١٠) حلالہ مروجہ اور قرآنی حلالہ کے درمیان فرق
(١١) خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار، (١٢) تفویض طلاق، ایک اہم عائلی مسئلہ
(١٣) طلاق وعدت کے قرآنی واجتہادی مسائل، (١۴) باندیوں سے تمتع یا نکاح؟
(١۵) حق حضانت، ایک قانونی ومعاشرتی مسئلہ، (١٦) نصاب شہادت اور عورتوں کی گواہی کی حقیقت
(١٧) عورتوں کا کھلے چہروں کے ساتھ بیرون خانہ زندگی میں کردار
(١٨) نیل پالش کے ساتھ وضو کے جواز کا مسئلہ، (١٩) مہر کے قرآنی مسائل واحکام
(٢٠) اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات (2008ء) پر چند گزارشات

التفسیر مجلس تفسیر، کراچی جلد:۶، شمارہ:۲۰، اکتوبر تا دسمبر۲۰۱۲ء

(نوٹ)
ارباب فکر ونظر کی جانب سے نسائیات پر لکھے جانے والے مزید تبصرے اور خطوط آئندہ شمارے میں شائع کئے جائیں گے۔

نسائیات

پر اہل فکر ودانش کے تبصرے

جسٹس حاذق الخیری، چیف جسٹس (ریٹائرڈ)
فیڈرل شریعہ کورٹ، اسلام آباد

میری زندگی قانون کی موشگافیاں سلجھاتے اور قانون پڑھاتے ہوئے گزری، عدالتی تجربے کی بنا پر مجھے اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ میں لیا گیا۔ میں کسی طرح بھی عالم دین ہونے کا نہ دعویٰ کرتا ہوں نہ ہوں۔ میری ڈاکٹر شکیل اوج سے ملاقات نہیں تھی لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک ممتاز اسکالر اور عالم دین ہیں اور علمی ومذہبی حلقوں میں اُن کی تصانیف کی بڑی پذیرائی ہوئی ہے۔ ''نسائیات'' ان کی تصنیف ہے، جس میں قرآن کو بنیاد بنا کر خواتین کے معاملات پیش کئے گئے ہیں، مولانا ابوالکلام آزاد نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر رقم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآنی احکامات کہیں ابدی ہیں، کہیں وقتی، مشکل یہ ہے کہ ہمارے بعض علماء کچھ قرآنی احکامات کا ذکر کرتے ہوئے احتیاط نہیں برتتے لیکن یہ شعور اور لحاظ پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے جہاں دیگر موضوعات کا ذکر کیا ہے وہاں کھل کر نکاح وطلاق، باندیوں سے نکاح، حلالہ، تفویض طلاق وغیرہ پر قرآنی آیات کی روشنی میں عالمانہ بحث کی ہے جو خاصی توجہ طلب ہے، انہوں نے کھل کر حلالہ کے مروجہ تصورات کو قرآنی آیات کے منافی قرار دیا ہے کیونکہ ایک ایسا معاہدہ، جس کا مقصد نکاح نہیں بلکہ طلاق حاصل کرنا ہے نکاح نہیں ہے بلکہ حدود کے زمرے میں آتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے باندیاں رکھنے اور ان سے بغیر نکاح جنسی تعلقات کو بھی جابجا قرآنی حوالوں سے اور اپنے پُر مغز دلائل سے نشانہ بنایا ہے اور ایسا کرنا اسلام کے زریں اصولوں سے متصادم اور کھلم کھلا خلاف قرار دیا ہے۔

جہاں تک تفویض طلاق کا معاملہ ہے ڈاکٹر شکیل اوج کے دلائل خاصے وزنی ہیں لیکن وہ ملک کے قانون کا حصہ ہے اور میرے مطابق وہ اپنی جگہ قائم ہے۔

گو کہ مختلف مسائل ڈاکٹر شکیل اوج کے قلم کی زد میں آئے ہیں لیکن ان کا مقالہ ''اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح'' خاص توجہ کا محتاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے قرآن اور تاریخ کے حوالے سے ''اہل کتاب'' اور ''مشرکین'' پر بڑی تفصیلی بحث کی جو شاید ایک عام قاری کو چونکا دے اور انہیں ڈاکٹر صاحب کے دلائل اور حوالوں سے دم بخود بھی کر سکتی ہے۔ فی زمانہ یہ مسئلہ خاصا گھمبیر بنتا جا رہا ہے، بے شمار مسلمان عورتوں نے اہل کتاب اور مشرکین سے شادی کی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مسئلہ پر اسکالر اور علماء غور کریں اور اجتہاد ہو تا کہ غلط عقائد کی بیخ کنی یا جنم لیتے خدشات کو ختم کیا جا سکے۔

ڈاکٹر محمد شکیل اوج اس عالمانہ کاوش میں مبارک باد کے مستحق ہیں، میں جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کی اس تجویز سے متفق ہوں کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ شائع کیا جائے۔

جسٹس (ریٹائرڈ) حاذق الخیری

جسٹس ایس اے ربانی
جسٹس ریٹائرڈ، فیڈرل شریعہ کورٹ، اسلام آباد

نسائیات۔ چند فکری ونظری مباحث، جن مقالات پر مشتمل ہے وہ اپنے موضوعات کے اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ ان سب کا تعلق روز مرہ زندگی سے ہے اور مذہبی دائرے میں سماجی زندگی کی اصلاح کیلئے فکر ونظر کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ عام آدمی ان حوالوں سے سوچتا بھی ہے مگر کبھی کبھی مباحث کی پیچیدگی میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے ان مباحث کو اس انداز سے پیش کیا ہے کہ وہ عام فہم آدمی کی سمجھ میں با آسانی آ جائیں۔ اس کتاب کا اسلوب اور سادگی متاثر کن ہے۔ معاشرتی اصلاح کے حوالے سے وہی تحریریں اہم اور کارآمد ہوتی ہیں۔ جن میں بیان صاف اور سادہ ہو۔

ہو سکتا ہے نسائیات کے بعض مضامین پڑھنے والے کے نظریات سے ٹکراتے ہوں لیکن یہ فکری جمود کو توڑنے کا ذریعہ ہوں گے۔ اختلاف کی صورت میں بھی یہ غور وفکر اور تحقیق کی نئی راہیں کھولنے میں معاون ہوں گے۔

ڈاکٹر صاحب کا نکتہ نظر بڑا واضح ہے۔ وہ خالص محقق ہیں۔ معاملات کو جیسا دیکھتے اور سمجھتے ہیں ان کو دو ٹوک انداز میں بیان کر دیتے ہیں۔ ان سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن اس کیلئے خاصی محنت کرنی پڑے گی کیونکہ دلیل کا جواب بغیر دلیل ممکن نہیں اور تحقیق کو تحقیق کی روشنی میں ہی پرکھا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ کوئی پہلا کارنامہ نہیں ہے۔ وہ بڑی فعال شخصیت ہیں۔ تدریسی، انتظامی اور تحقیقی معاملات میں بڑی بھاری ذمہ داریاں آپ نے سنبھالی ہوئی ہیں۔ استاذ الاساتذہ ہیں اور محققین کے نگران بھی۔ ان سب کے باوجود آپ نے اپنے اندر کے طالبعلم کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ آج کل عموماً لوگ تحقیق کی طرف آتے ہی نہیں اور جو آتے بھی ہیں ان میں بہت کم تحقیقی مزاج اور دانشورانہ شعور کے حامل ہیں۔ اس ماحول میں ڈاکٹر شکیل اوج جیسے جوہر قابل کی قدر افزائی ہونا ضروری ہے۔

جسٹس (ریٹائرڈ) ایس۔ اے۔ ربانی

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی
صدر شعبہ علوم اسلامیہ، ہائی ٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا، ضلع راولپنڈی

باسمہ تعالیٰ

گرامی قدر جناب ڈاکٹر صاحب: سلام مسنون

مزاج گرامی! بہت دن ہوئے آپ کی ارسال کردہ تالیف ''نسائیات'' موصول ہوئی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ رسیدگی کی فوراً اطلاع کرتا اور پھر مطالعہ شروع کرتا لیکن موضوع کی دل کشی، استدلال کی پختگی اور مباحث کی گوناگونی نے مصروف مطالعہ کر دیا اور شکریہ ادا کرنے کا فریضہ مؤخر ہوتا چلا گیا۔

دل خوش ہوا کہ آپ نے نسائیات سے متعلق مختلف عنوانات کو خوب صورت انداز میں موضوع تحقیق بنایا اور قرآن سے نہ صرف استدلال بلکہ القرآن یفسر بعضها بعضاً کی تطبیق نے کتاب کے استناد کا پایہ بلند سے بلند تر کر دیا۔

تحقیق کی ایک بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس کے سارے نتائج سے سب کو اتفاق نہیں ہوتا اور اسی سے تحقیق کا عمل مزید آگے بڑھتا ہے اس لیے یہ کہنا کہ اس کے تمام مندرجات سے اتفاق ضروری نہیں تحصیل حاصل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید علمی اور تحقیقی کاموں کی توفیق ارزاں فرمائے۔ احباب کو تسلیمات

محمد طفیل ہاشمی

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر قاضی خالد علی
ڈین و ڈائریکٹر
ڈالا ما اسکول، فیکلٹی آف لاء، یونیورسٹی آف کراچی

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج ڈین کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی کی 20 مقالات پر مشتمل تصنیف ''نسائیات'' کا بالاستیعاب مطالعہ کیا، اندازِ تحقیق و تخریج لاجواب، طرزِ استدلال بے مثال اور نتیجۂ فکر لازوال ہے، جو قلب و ذہن کو حقائق اصلیہ کی جانب اپیل کرتے ہیں، کتاب میں خواتین کے چند ان حساس معاشرتی موضوعات و مسائل کو جدید زاویۂ تحقیق سے موضوعِ سخن بنایا گیا ہے جو معاشرے میں موجود ہیں، عدالتوں کو ان کا سامنا ہے مگر رہنمائی کے ذرائع جمود کی چادر میں ڈھکے ہوئے ہیں، انہی موضوعات کو عصری تقاضوں کے مطابق قرآن و سنت کی روشنی میں پرکھ کر عیاں کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے جن مسائل پر قلم اٹھایا ہے ان میں سے کچھ تو بہت ہی حساس ہیں جیسے ''مسیار میرج'' یہ ایک معاشرتی مسئلہ ہے، بیرون ملک عرصہ دراز سے رائج ہے مگر جواز، عدم جواز کے حوالے سے سند مفقود ہے اس لئے کہ اجتہاد کے راستے مسدود ہیں، ایسے ہی محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح، یورپ میں رواج پا چکا ہے، یورپی معاشرے میں مسلم معاشرہ تذبذب کا شکار ہے، ہندوستان میں بھی اسے روکا نہیں جا سکا، ڈاکٹر صاحب نے دین کے نظریہ توسع کے زیر سایہ قرآن و سنت کی روشنی میں جرأت رندانہ کا اظہار کر دیا ہے اور یقین ہے کہ مسلم معاشرہ اس کاوش کو تحسین کی نظر سے دیکھے گا، چہ جائیکہ کوئی بھی تحقیق اختلاف کی گنجائش سے مبرا نہیں ہوتی۔

اسی طرح چند دیگر موضوعات بھی بہت حساس ہیں اور معاشرے کا جز ولاینفک ہیں جیسے کم سنی کی شادی، تعدد ازدواج، خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار، نصاب شہادت اور عورتوں کی گواہی، حلالہ مروجہ اور قرآنی حلالہ میں فرق، باندیوں سے تمتع یا نکاح وغیرہم وہ مسائل ہیں جن کا حل ہر فقہ میں مختلف ہے، ان موضوعات پر صدیوں سے معاشرتی تہذیب و روایات کے تحت عمل ہو رہا ہے، جب ایسے مسائل عدالتوں میں آتے ہیں تو پھر متفقہ دینی رہنمائی کے فقدان کے باعث عدالتوں کو مروجہ ملکی قوانین کے مطابق فیصلے کرنے پڑتے ہیں، ایسے ہی متعدد مسائل پر ڈاکٹر صاحب نے قرآن و سنت کی روشنی میں جدید فکر پیش کر کے بحث کے دروازے کھول دیئے ہیں جو لائق تحسین ہے اور ارباب فکر و دانش کے لئے دعوت غور و خوض بھی ہے کہ بدلتے حالات کے تناظر میں ڈاکٹر شکیل اوج کی طرح وہ اپنی اجتہادی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دین کے نظریہ توسع کی آبیاری فرمائیں۔ ارباب علم اگر علمی اختلاف کی گنجائش محسوس کریں تو یہ بھی مسلم معاشرے کیلئے بہتری کا عمل ہوگا، کیونکہ تنقید بشرط تحقیق کے بعد جو صورت مسئلہ نکھر کر سامنے آئے گی یقیناً مسلم معاشرے کی عکاس ہوگی، بہر حال اس کتاب کو نہ صرف عدالتی اور وکلاء کی لائبریریوں کی زینت ہونا چاہیے بلکہ فیکلٹی آف لاء کے تحت پڑھائے جانے والے کورس میں بھی اسے شامل نصاب ہونا چاہئے۔ بلاشبہ قانون اسلامی کی تشکیل جدید میں یہ ایک اچھی اور لائق مطالعہ کتاب ہے۔ اس علمی بلکہ اجتہادی کاوش پر ڈاکٹر صاحب شکریہ اور مبارکباد دونوں کے مستحق ہیں۔

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر قاضی خالد علی

نعت

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوجؔ

آپ کی سب کو ضرورت ہے، جہاں آرا حضور
ظلمتیں ہی ظلمتیں ہیں، ہو اجالا یا حضور

لفظ یثرب میں کہاں ہے، کوئی خوبی و کمال
اس لئے کہنا پڑا تھا آپ کو 'طیبہ' حضور

لفظ و معنی میں کوئی رشتہ مگر ایسا تو ہو!
جس کی نسبت کہہ سکیں ہم آپ کو مولیٰ، حضور

ایسے وصفوں سے تعلق، عشق کو مطلوب ہے
حُسن بڑھ کر خود پکارے آپ کو آقا، حضور

دیکھ لو میثاق، سے پہلے کی دنیا اور تھی
آپ کی ہجرت سے پہلے تھا، مدینہ کیا حضور؟

ہجرت و نصرت کی یکجائی سے امت بن گئی
ہے مواخاۃِ مدینہ آپ کا اسوہ حضور

ہم سراپا آرزو اور جستجو کوئی نہیں
ہم نے اب تک آپ کو بالکل نہیں سمجھا حضور

[viii] Peter Van Inwagen, *An Essay on Free will*, Oxford: Clarendon press, 1983, p. 3.
[ix] Stuart Hampshire, *Thought and Action*, London: Chato and Windus, 1965, His views regarding freedom are advanced on specific issues in his later work, *Freedom of the Individual*, London: Chato and Windus, 1975.
[x] Anthony Kenny, *Will, Freedom, and Power*, Oxford: Basil &Balckwell, 1975.
[xi] P.F. Strawson, *Freedom And Resentment and other Essays*, London: Methuen & Co. Ltd. 1974.
[xii] Donald Davidson, 'MentalEvents', in *Eassys on Actions and Events*, by Donald Davidson, Oxford; Clarendon press, 1980, pp. 207-227. The relation of reasons and causes are found in his famous article, 'Actions Reasons, and Causes', in*The journal of philosophy*, LX, 23, Nov. 7, 1963, pp. 685-700.

مذہبی افکار کی دنیا کا نیا شاہکار

ڈاکٹر محمد شکیل اوج کی تصنیف

خواجہ غلام فریدؒ

کے

مذہبی افکار

شائع ہوگئی

شائع کردہ

مجلس تفسیر، B-3 اسٹاف ٹاؤن

جامعہ کراچی